سوال

(55) امام مہدی اور خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ "جب تم دیکھو کہ خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے نکل آئے تو اس لشکر میں شامل ہو جاؤ چاہے تمھیں اس کے لیے برف پر گھسٹ کر (کرالنگ کر کے) کیوں نہ جانا پڑے کہ اس لشکر میں اللہ کے آخری خلیفہ مہدی ہوں گے۔ (دیکھئے ابولبابہ شاہ منصور دیوبندی کی کتاب "دجال کون؟ کب؟ کہاں؟" ص35۔36 واللفظ لہ بحوالہ الفتن النعیم بن حماد896) المستعدرک للحاکم: 8564 عاصم عمر دیوبندی کی کتاب "تیسری جنگ عظیم اور دجال" ص56 بحوالہ مستدرک 4/1510 اور سنن ابن ماجہ 2/1367) کیا یہ روایت صحیح ہے؟ تحقیق کر کے جواب دیں۔ شکریہ۔ (محمد عاطف خان جوہر ٹاؤن لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت "

"عن سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عن أَبِي قِلَابَةَ، عن أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عن ثَوْبَانَ" کی سند سے درج ذیل کتابوں میں موجود ہے۔

1۔ سنن ابن ماجہ (4084)

2۔ المستدرک للحاکم (4/463۔464 ح8432 وصحہ علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی)

3۔ مسند الرویانی (ج1 ص317۔418 ح637)

4۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (6/515 وقال: تفرد بہ عبدالرزاق عن الثوری)

5۔ السنن الواردۃ فی الفتن وغوائلہا والساعۃ واشراطہا للدانی (5/1032۔1033 ح548)

اس کے راوی امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ و متقن امام ہونے کے باوجود مشہور مدلس تھے ابوزرعہ ابن العراقی نے کہا: "مشہور بالتدلیس" (کتاب المدلسین ص52 رقم 21)

ابن العجمی اور سیوطی دونوں نے کہا : "مشہور بہ(التبیین لاسماء المدلسین 25،اسماء المدلسین 18)

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ مدلس راوی جو ثقہ عادل ہیں ہم ان کی صرف ان مرویات ہی سے حجت پکڑتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں مثلاً سفیان ثوری اعمش اور ابو اسحاق وغیرہم (الاحسان 1/90 علمی مقالات ج1ص 266ھ3ص 308)

عینی حنفی نے کہا اور سفیان (ثوری) مدلسین میں سے تھے اور مدلس کی عن والی روایت حجت نہیں ہوتی الایہ کہ اس کی تصریح سماع دوسری سند سے ثابت ہو جائے۔ (عمدۃ القاری 3/112 الحدیث حضرو 66ص 27) ابن الترکمانی حنفی نے ایک روایت پر جرح کرتے ہوئے کہا: اس میں تین علتیں (وجہ ضعیف) ہیں ثوری مدلس ہیں اور انھوں نے یہ روایت عن سے بیان کی ہے۔ (الجوہر النقی)(8/262)

اس روایت میں بھی سفیان ثوری کے سماع کی تصریح نہیں لہٰذا یہ ضعیف ہے اور یاد رہے کہ درج بالا تصریحات اور دیگر دلائل کی رو سے سفیان ثوری کو مدلسین کے طبقہ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے۔ نیز دیکھئے الحدیث: 67ص 3211)

سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دوسری مرفوع روایت میں بھی خراسان کی طرف سے کالے جھنڈوں کا ذکر آیا ہے۔ (مسند احمد 5/277ح 22387 دلائل النبوۃ للبیہقی 6/516 العلل المتناھیہ لابن الجوزی 1445)

یہ سند کئی وجہ سے ضعیف ہے علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب 4734)

شریک القاضی مدلس ہیں اور سند عن سے ہے نیز روایت منقطع بھی ہے۔

تنبیہ: سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف روایت میں آیا ہے کہ:

"إِذا رأيتم الرايات السود خرجت من قبل خراسان فأتوها ولو حبوا، فإن فيها خليفة الله المهدي"

جب تم دیکھو کہ خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے نکلیں تو ادھر جاؤ، کیونکہ وہاں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔ (المستدرک للحاکم 4/502ح 8531 وصحح علی شرط الشیخین دلائل النبوۃ 6/516)

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے اور یہ مرفوع حکماً ہے۔

عبدالوہاب بن عطاء نے سماع کی تصریح کر دی ہے اور یحییٰ بن ابی طالب جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث راوی تھے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں کالے جھنڈوں کا ذکر آیا ہے۔

دیکھئے سنن ابن ماجہ (4082) مصنف ابن ابی شیبہ (15/235ح 37716) مسند ابن ابی شیبہ (1/209-210ح 308) مسند الشافعی (1/347ح 329) مسند ابی یعلیٰ (5/1783) دوسرا نسخہ 6/232 الضعفاء للعقیلی (4/381) الفتن للدانی (5/1031-1032ح 547) الفتن للامام نعیم بن حماد الصدوق (852)

اس کا راوی یزید بن ابی زیاد الکوفی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

دیکھئے ہدی الساری لابن حجر (ص 459) اور زوائد سنن ابن ماجہ للبوصیری (2116)

المستدرک للحاکم (4/464ح8434)میں ایک موضوع روایت ہے۔ جس کا بیان کرنا جائز نہیں ہے۔ "قال الذهبی هذا موضوع "سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں بھی کالے جھنڈوں کا ذکر آیا ہے۔

(دیکھئے سنن الترمذی 22۔69وقال هذا حدیث غریب حسن مسند احمد2/365ح8775الاوسط للطبرانی 3/323ح النبوة للبیهقی(6/516)3560اس روایت میں رشدین بن سعد ضعیف ہے اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔

دیکھئے تخریج الاحیاء للعراقی (4/84) مجمع الزوائد(5/66،1/58،201)اوراتحاف السادۃ المتقین (9/53)

کتاب الفتن للامام الصدوق نعیم بن حماد المروزی میں کئی ضعیف ومردود روایات وآثار موجود ہیں۔ (دیکھئے 851۔866)

خلاصۃ التحقیق : یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لیکن سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً (یعنی صحابی کے قول کے طور پر)ثابت ہے۔ (28۔اکتوبر 2010ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔اصول ، تخریج الروایات اوران کا حکم-صفحہ180

محدث فتویٰ